احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

سوموار 21 اپریل 2003ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 21-اپریل 2003ء 18 صفر 1424 ہجری 21 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 87

خلافت اور مشورہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

لا خلافة الا عن مشورة

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے کے بغیر درست نہیں۔ نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشورہ ہے۔

(کنز العمال کتاب الخلافة جلد 5 ص 648 حدیث 14136)

اراکین مجلس انتخاب خلافت کے لئے ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو اطلاع دی جا چکی ہے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ مورخہ 19 / اپریل 2003ء صبح کے وقت بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس انشاء اللہ لندن میں منعقد ہوگا۔ اس لئے ایسے تمام احباب جو قواعد انتخاب خلافت کے مطابق مجلس انتخاب خلافت کے رکن ہیں بلا تاخیر فوری طور پر بیت الفضل لندن پہنچ جائیں۔

جملہ اراکین مجلس انتخاب خلافت اور دیگر تمام احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ یہ عرصہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر گریہ وزاری کرتے ہوئے گزاریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اپنی حفاظت میں رکھے اور مجلس انتخاب خلافت کے اراکین کی خود راہنمائی فرمائے۔ آمین

والسلام

مرزا مسرور احمد

(مرزا مسرور احمد)
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا مختصر سوانحی خاکہ

مرتبہ: محمد محمود طاہر صاحب

☆حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع 18 ردسمبر 1928ء بروز منگل بمطابق 5 ررجب 1347ھ حضرت مصلح موعود کے ہاں حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ (امّ طاہر) کے بطن سے قادیان دارالامان میں پیدا ہوئے۔ اگلے دن ریل کی آمد کی وجہ سے قادیان میں جشن کا سماں تھا۔

☆آپ نے اپنے بزرگ والدین کی نگرانی میں قادیان کی مقدس سرزمین میں پرورش پائی۔

☆ابتدائی تعلیم قادیان سے ہی حاصل کی اور 1944ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی اور بی۔اے پرائیویٹ کیا۔

☆5 مارچ 1944ء میں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ انتقال کر گئیں۔

☆1947ء میں تقسیم برصغیر کے وقت حفاظت مرکز قادیان کی ڈیوٹیاں دیں اور پھر ہجرت پاکستان۔

☆7 ردسمبر 1949ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور 1953ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔

☆1955ء میں مزید تعلیم کیلئے لندن گئے۔ لندن یونیورسٹی میں داخلہ لے کر انگریزی صوتیات کا مضمون منتخب کیا اور انگریزی میں مہارت حاصل کی۔ 4 راکتوبر 1957ء کو آپ پاکستان واپس تشریف لائے۔

☆5 ردسمبر 1957ء کو حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح حضرت سیدہ آصفہ بیگم بنت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ و صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا۔ 9 ردسمبر کو شادی ہوئی اور 11 ردسمبر کو دعوت ولیمہ ہوئی۔

☆1958ء میں وقف جدید انجمن احمدیہ کا قیام ہوا حضرت مصلح موعود نے عہدے داروں میں سب سے پہلا نام آپ کا لکھا پھر ناظم ارشاد وقف جدید مقرر فرمایا۔ اس عہدہ پر آپ انتخاب خلافت تک فائز رہے۔

☆1960ء کے جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ تقریر فرمائی۔

☆1962ء میں حضور کی کتاب مذہب کے نام پر خون شائع ہوئی۔

☆1966ء تا 1969ء صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے۔

☆1970ء ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن کے طور پر تقرری۔

☆1974ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قیادت میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں شریک ہونے والے احمدیہ وفد میں نمائندگی۔

☆1975ء آپ کی تالیف سوانح فضل عمر جلد اوّل کی اشاعت۔

☆یکم جنوری 1979ء صدر انصار اللہ مرکزیہ کے عہدے پر انتخاب جس پر آپ تا انتخاب خلافت فائز رہے۔

☆اولاد:- آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں سے نوازا:۔

صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ (ولادت 1960ء)، صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ (ولادت 1961ء)
صاحبزادی یاسمین رحمان مونا (ولادت ستمبر 1971ء)، صاحبزادی عطیۃ الحبیب طوبیٰ (ولادت 1974ء)

دور خلافت رابعہ

☆10 رجون 1982ء کو آپ کو حضرت مسیح موعود کا چوتھا خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔ اسی روز آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 11 رجون کو اپنے دور خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆جولائی 1982ء دورہ یورپ کیلئے روانگی۔ 10 رستمبر کو بیت بشارت سپین کا افتتاح فرمایا۔

☆29 راکتوبر 1982ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں بیوت الحمد منصوبہ کا اعلان فرمایا۔

☆15 ردسمبر 1982ء امریکہ کے لئے پانچ نئے مشن ہاؤسز اور بیوت الذکر کی تحریک فرمائی۔

☆25 دسمبر 82ء مرکزی مجلس صحت کا قیام۔

☆26 تا 28 ردسمبر 82ء دور خلافت کا پہلا جلسہ سالانہ ربوہ میں ہوا۔

☆28 رجنوری 83ء تحریک دعوت الی اللہ کا منظم آغاز۔

☆یکم اپریل 83ء آپ کے دور کی پہلی مجلس مشاورت۔

☆11 راپریل 83ء دارالضیافت کے جدید بلاک کی بالائی منزل کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆اگست 83ء حضور انور کا دورہ مشرق بعید و آسٹریلیا۔ بیت الہدیٰ آسٹریلیا کا سنگ بنیاد۔

☆26 تا 28 ردسمبر 83ء جلسہ سالانہ ربوہ جو ربوہ میں آپ کے دور کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔ پونے تین لاکھ افراد کی شرکت۔

☆30 رمارچ تا یکم اپریل 1984ء جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت آپ کی صدارت میں ربوہ میں ہونیوالی آخری مجلس شوریٰ

☆20 راپریل 84ء بیت اقصیٰ ربوہ میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆26 راپریل 84ء صدر پاکستان کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔

☆28 راپریل 84ء بیت المبارک میں بعد عشاء احباب سے خطاب 29 راپریل کو سفر یورپ کے لئے ربوہ سے روانگی اور 30 راپریل کو بحفاظت الٰہی آپ لندن پہنچ گئے۔

☆4 رمئی 84ء قیام لندن کے دور کا پہلا خطبہ جمعہ

☆20 جولائی 84ء سے 17 مئی 85ء تک حکومت پاکستان کے قرطاس ابیض کے جواب میں خطبات کا سلسلہ جواب "زہق الباطل" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

☆14 رمارچ 86ء اسیران اور شہداء کے لواحقین کے لئے سیدنا بلال فنڈ کی تحریک جاری فرمائی۔

☆20 رستمبر 86ء بیت الاسلام کینیڈا کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆3 راپریل 1987ء وقف نو کی عظیم الشان تحریک کا اعلان

☆یکم اگست 87ء نائیجیریا کے دو بادشاہوں کو حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کا تبرک عنایت فرمایا۔

☆جنوری 1988ء حضور انور کا مغربی افریقہ کے ممالک کا پہلا دورہ۔

☆10 جون 1988ء تمام جماعت کی نمائندگی میں حضور انور نے تمام معاندین کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جس کے بعد کئی عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔

☆اگست 1988ء حضور کا مشرقی افریقہ کے ممالک کا پہلا دورہ۔

☆23 مارچ 1989ء صد سالہ جشن تشکر کا آغاز۔ ربوہ میں جشن منانے پر پابندی لگا دی گئی۔

☆جولائی 89ء حضور انور کا دورہ مشرق بعید

☆3 نومبر 89ء تمام ممالک میں ذیلی تنظیموں کے صدارتی نظام کا اعلان۔

☆10 نومبر 89ء Friday the 10th کا رویا پورا ہوا اور دیوار برلن گرا دی گئی۔

☆24 نومبر 89ء پانچ بنیادی اخلاق اختیار کرنے کی تحریک فرمائی۔

☆دسمبر 1991ء حضور انور کا تاریخی سفر قادیان۔ 100 ویں جلسہ سالانہ سے خطابات۔

☆31 جنوری 1992ء حضور انور کا خطبہ جمعہ پہلی بار مواصلاتی سیارے کے ذریعہ براعظم یورپ میں دیکھا اور سنا گیا۔

☆3 راپریل 1992ء حضور کی حرم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی وفات۔

☆جلسہ سالانہ برطانیہ 1992ء براہ راست ٹیلی ویژن پر دکھا گیا۔

☆21 راگست 92ء حضور کے خطبات چار براعظموں میں نشر ہونے شروع ہوئے۔

☆17 راکتوبر 92ء بیت الذکر ٹورانٹو کا افتتاح فرمایا۔ حضور کے خطبات کینیڈا سے براہ راست نشر ہوئے۔

☆26 تا 28 دسمبر 92ء جلسہ سالانہ قادیان۔ لندن میں قادیان کیلئے جلسہ 8 افراد کی بیعت۔ پہلی بار بیعت سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہوئی۔

☆16 راپریل 93ء حضور نے اپنی بیٹی یاسمین رحمان مونا کا نکاح پڑھا۔ سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہونے والا یہ پہلا نکاح تھا۔

☆31 جولائی 93ء پہلی عالمی بیعت 2 لاکھ افراد کی سلسلہ میں شمولیت اس کے بعد 2002ء تک علی الترتیب 4 لاکھ، 8 لاکھ، 16 لاکھ، 30 لاکھ، 50 لاکھ، ایک کروڑ، چار کروڑ، 8 کروڑ اور دو کروڑ افراد نے بیعت کی۔

☆31 دسمبر 93ء حضور نے ماریشس میں خطبہ دیا اور ایم ٹی اے کی نشریات 12 گھنٹے کرنے کا اعلان۔

☆1993ء عالمی درس القرآن کا آغاز۔ ☆7 جنوری 94ء ایم ٹی اے کی باقاعدہ نشریات کا آغاز الفضل انٹرنیشنل کا باقاعدہ اجراء۔ ☆23 مارچ 94ء ایم ٹی اے پر ہومیوپیتھی کلاسز جبکہ 15 جولائی 94ء سے ترجمۃ القرآن کلاس کا اجراء۔ ☆14 راکتوبر 94ء بیت الرحمٰن میری لینڈ امریکہ اور ایم ٹی اے ارتھ اسٹیشن امریکہ کا افتتاح فرمایا۔ ☆5 جولائی 96ء ایم ٹی اے کے پروگرام گلوبل بیم پر نشر ہونے لگے۔

☆1998ء جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور کے خطابات حاضری 23 ہزار۔

☆24 فروری 99ء حضور انور نے 305 گھنٹے کی کلاسز کے ذریعہ ایم ٹی اے پر ترجمۃ القرآن کا دور مکمل فرمایا۔

باقی صفحہ

(پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ)

سوموار 21 اپریل 2003ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 21 اپریل 2003ء، 18 صفر 1424 ہجری - 21 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 87

کسی کیلئے کینہ نہیں

آنحضرت ﷺ نے ایک انصاری صحابی کو اہل جنت میں سے قرار دیا- حضرت عمرو بن عاصؓ نے ان صحابی سے پوچھا کہ آپ نے کون سا غیر معمولی عمل کیا ہے- تو انہوں نے فرمایا اور تو میں کوئی خاص عمل نہیں کرتا سوائے اسکے کہ میں کسی کیلئے دل میں کینہ نہیں رکھتا اور ہر قسم کے حسد سے میرا دل پاک ہے-

مجمع الزوائد کتاب الادب باب سلامة الصدر من الغش جلد 8 ص 78)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

قریباً 1898ء کا ذکر ہے۔ جب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ابتدائی حالت میں تھا۔ اور غالباً ہنوز پرائمری تک جماعتیں تھیں۔ منجملہ مدرسین کے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور مفتی فضل الرحمٰن حکیم صاحب بھی تھے۔ اور حضرت مولوی حکیم فضل دین صاحب مدرسہ کے مینجر تھے۔ اور سکول کے انتظام کے واسطے ایک مختصر سی انجمن بنی ہوئی تھی۔ جس کا ایک ممبر عاجز بھی تھا۔ عاجز اس وقت ابھی دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور میں کلرک تھا۔ اور وہاں سے قادیان آتا رہتا تھا۔ اور انجمن کے اجلاسوں میں شامل ہوتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ بعض اراکین مدرسہ نے مجلس میں جبکہ عاجز بھی حاضر تھا۔ شیخ یعقوب علی صاحب کی کچھ شکایت حضرت مسیح موعود کے حضور میں کی۔ حضور نے سن کر فرمایا۔ عیبش ہمہ گفتی ہنرش نیز بگو۔ پھر حضور نے خود شیخ صاحب موصوف کی کوئی خوبی بیان کی۔ کہ ان میں وہ عیب ہے تو یہ خوبی بھی ہے۔ (ذکر حبیب ص 57)

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے حضرت صاحب کے پاس ان کی کوئی شکایت کی ہے۔ اس پر وہ بہت برہم ہوئے۔ اور حضرت صاحب سے عرض کیا کہ لوگ خواہ مخواہ ہماری شکائتیں آپ کے پاس لے جاتے ہیں۔ اور ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ آپ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ گھبرائیں نہیں، لوگ اگر ایسی شکائتیں کرتے بھی ہیں تو میری ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ گویا میں نے سنا ہی نہیں کہ کسی نے کیا کہا۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی وفات سے تھوڑا ہی پہلے کا واقعہ ہے۔ کہ میں اتفاق سے مولوی محمد علی صاحب کے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ جو بیت مبارک سے ملحق ہے۔ اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود بھی تشریف لائے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ناراضگی کا چہرہ بنائے ہوئے لرزتی ہوئی آواز سے کہا۔ کہ میر صاحب نے حضور کے پاس میری شکایت کی ہے۔ اور حضور بھی آخر انسان ہیں۔ حضور پر اثر ہوتا ہوگا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ مجھ پر کوئی اثر نہیں۔ مگر جس طرف میں آپ لوگوں کو لے جانا چاہتا ہوں۔ ادھر تو ہنوز آپ کے منہ بھی نہیں۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو ڈانٹا کہ ایسا کلمہ آپ کو نہیں بولنا چاہئے تھا۔

(ذکر حبیب ص 159)

حصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

"فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کے لئے عطیات کی تحریک"

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے- ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کرتے ہیں- ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے-

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تا کہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مریض بغیر علاج و معالجہ کے واپس نہ لوٹایا جائے- خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایف ایس سی میں داخلہ لینے والے طلبہ کیلئے مشورہ

میٹرک کے امتحانات کے بعد طلباء وطالبات کالج میں داخلہ کیلئے مختلف گروپس کا چناؤ کرتے ہیں اس سلسلہ میں میڈیکل کالج یا فارمیسی میں داخلہ حاصل کرنے کیلئے F.Sc میں بیالوجی پڑھنا لازمی ہے اس کے علاوہ آئندہ انجینئرنگ میں داخلہ کے علاوہ مزید میدان بھی نظر میں ہوں تو زیادہ بہتر ہے کہ پری انجینئرنگ گروپ (فزکس، میتھ، کیمسٹری) کا انتخاب کیا جائے۔ F.Sc میں کمپیوٹر سائنس گروپ رکھنے والے آئندہ کمپیوٹر سائنس اور اکاؤنٹنگ میں تو جا سکتے ہیں لیکن انجینئرنگ کا رخ نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ طلبہ جن کے ذہن میں آئندہ زیادہ فیلڈز ہیں ان کیلئے پری انجینئرنگ گروپ اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(نظارت تعلیم)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

(1)

1982ء

کیم جنوری جاپان کا دوسرا جلسہ سالانہ۔

2 جنوری خدام الاحمدیہ جاپان کا سائیکل سفر۔

10,9 جنوری کیرالہ بھارت میں سالانہ جلسہ۔

16 جنوری کوارا سٹیٹ ہوٹل نائیجیریا کے لئے قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا۔

17 جنوری واشنگٹن میں جلسہ سیرت النبیؐ۔ صدارت مالی کے سفیر نے کی مشہور امریکی مفکر مائیکل ڈن نے بھی خطاب کیا۔

19 تا 23 جنوری آل ربوہ بیڈمنٹن ڈ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ۔

22 جنوری حضور نے بی اے، بی ایس سی، ایم اے، ایم ایس سی پاس نوجوانوں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔

25 تا 27 جنوری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی سالانہ تقریبات۔

30 جنوری اوکے اوڈن نائیجیریا میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد۔

جنوری جاپان سے ایک وفد نے جنوبی کوریا کا دورہ کیا۔

5 تا 7 فروری سیرالیون کا 32 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 2 ہزار 10 افراد نے بیعت کی۔

6 فروری سابق مربی بخارا مولوی ظہور حسین صاحب کا انتقال۔

10 تا 16 فروری حضور کا بیرون ربوہ سفر۔

12 تا 14 فروری موروگورو اور ارنگا (تنزانیہ) کا جلسہ سالانہ۔

14,13 فروری دوسری آل پاکستان سالانہ لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ۔

19 فروری چوہدری مقبول احمد صاحب کو پنوں عاقل سندھ میں شہید کر دیا گیا۔

21 تا 26 فروری بانڈونگ انڈونیشیا میں خدام اور لجنہ کی تربیتی کلاس 100 طلبہ شریک ہوئے۔

27 فروری نائیجیریا میں جماعت کے 8 ویں ہسپتال کا اوچی میں سنگ بنیاد۔

28 فروری ناصرات الاحمدیہ ٹورنٹو کینیڈا کا پہلا سالانہ اجتماع۔

فروری حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی کتاب Sunskrit traced to Arabic کی اشاعت

فروری سپینش، فرانسیسی اور اٹالین زبانوں میں ترجمہ قرآن کا آغاز۔

فروری احمدیہ مشن لائبیریا کی عمارت کی تکمیل۔

5 تا 7 مارچ آٹھواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ۔ بارش کی وجہ سے پروگرام مختصر ہوا۔

12 مارچ شکاگو کی تیسری بڑی لائبریری کے لئے قرآن کریم اور احمدیہ لٹریچر کا تحفہ۔

12 تا 15 مارچ 15 واں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ۔ حضور نے انعامات تقسیم فرمائے۔

14,13 مارچ برطانیہ کی جنرل کونسل کا تیسرا سالانہ اجلاس (مجلس شوریٰ)

17 تا 22 مارچ حضور کا سفر اسلام آباد۔

23 مارچ حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کا نام بیت الاظہار ہے۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(72)

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

ہر فرد دعوت الی اللہ میں لگ جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی .... دعوت الی اللہ کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہمارا کام کیا ہے۔ یہ کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہم اس تعلیم کو پہنچا دیں جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئی ہے اور جس کی اس زمانہ کا تمدن اور عام رو مخالفت کر رہی ہے۔ اس تعلیم کے پہنچانے میں ہماری مخالفتیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ ہمیں تکلیفیں دی گئیں اور دی جا رہی ہیں۔ ہم سے تعلق منقطع کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ ہم سے رشتہ داریاں چھوڑی گئیں اور چھوڑی جا رہی ہیں۔ الغرض ہر قسم کا نقصان ہمیں پہنچایا گیا اور پہنچایا جا رہا ہے۔ اور اگر خدا کے وعدے حضرت مسیح موعود کے ساتھ نہ ہوتے۔ جن کی صداقت میں ہمیں ذرا بھی شک و شبہ نہیں اور اس کا فضل ہمارے شامل حال نہ ہوتا تو ہماری کیا ہستی تھی کہ ان مخالفتوں کے مقابلہ میں ٹھہر سکتے۔ پھر پہلے انبیاء کے حالات بھی ہمارے دلوں کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس طرح وعدے کرتا اور پھر کس طرح ان کو پورا کر دکھاتا ہے۔ اور پھر کن حالات میں سے وہ کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔ پس ہم کو اس کام سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے بلکہ ہمارا قدم آگے ہی آگے پڑنا چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم گزشتہ نبیوں کے حالات پر نظر ڈالیں .... دنیا کی مخالفت وہی مخالفت ہے جو پہلے نبیوں کے وقت میں ہوئی۔ پھر جب ان انبیاء کی جماعتیں کامیاب ہوئیں تو ہم بھی ضرور کامیاب ہوں گے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ہماری سستی اور کمزوری کی وجہ سے اس کامیابی میں تاخیر ہو جائے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ تاخیر نہ ہونے دیں۔ (لوگ) ہمیشہ اس خیال سے بہت نقصان اٹھاتے رہے ہیں کہ جو بات مقدر ہو گی وہ آپ ہی آپ ہو جاتی ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی تقدیر تاخیر ہماری سستیوں اور کمزوریوں کے سبب ہوتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے لیکن تاخیر ہماری طرف سے ہوتی ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ تقدیر تاخیر کو بدل ڈالیں اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ہم کام میں لگ جائیں اور اگر اخلاق فاضلہ پیدا کر کے ہمارا ہر فرد (دعوت الی اللہ) میں لگ جائے تو بہت جلد ہمیں بے نظیر کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ کام کرنے والے اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی خدا کے فضل کے وارث اور اس کی نعمتوں کے پانے والے بن سکتے ہیں۔

(خطبات محمود جلد 9 ص 208)

اشاعت کا بہترین طریق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

عمدہ تعلیم اور کامل نمونہ جو اس تعلیم کی عمدگی کا زندہ ثبوت ہوتا ہے وہی اشاعت کا بہترین طریق ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 491)

اماں جان کے اخلاق

محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی اپنی والدہ کی زیارت قادیان اور قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

میری والدہ صاحبہ قریباً قریباً احمدی ہو چکی تھیں مگر بیعت کے بارے میں ان کی خواہش تھی کہ بذات خود قادیان جا کر اور مزید شرح صدر حاصل کر کے سلسلہ حقہ میں داخل ہوں۔ چنانچہ میرے کلکتہ واپس جانے کے بعد انہوں نے میرے چھوٹے بھائی میاں محمد یوسف صاحب بانی اور میری دونوں بہنوں کو ہمراہ لے کر یہ سفر اختیار کیا۔ حضرت اماں جان نے ان کی رہائش کے لئے اپنے مکان (دار المسیح) کی نچلی منزل میں ایک کمرہ تجویز کیا تو والدہ صاحبہ نے عرض کی کہ میں آپ کے مکان میں رہنے کے لئے نہیں آئی۔ اس پر انہوں نے اپنے قریب کمرہ عطا فرمایا اور اس وجہ سے میری والدہ صاحبہ کا نام ہی ''خاص مہمان'' پڑ گیا۔ والدہ صاحبہ دار المسیح میں بہت دن رہیں۔ حضرت اماں جان کے طرز تمدن اور رہن سہن کے طریقوں کو والدہ صاحبہ نے نہایت قریب سے دیکھا اور ان کی خوراک' پوشاک' بہوؤں اور بیٹوں سے سلوک اور معاشرت کا غور سے مطالعہ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب اطمینان حاصل کر کے بیعت کی اور احمدیت کی فدائی ہو کر چنیوٹ واپس ہوئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ چچا حاجی تاج محمود صاحب کی نیکی' خلوص اور احمدیت سے عشق کو دیکھ کر میرے والد صاحب کو 1909ء میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ دونوں بھائی علماء سے استفادہ کریں۔ قادیان بھی جائیں اور احمدیت کے بارے تحقیقات کریں۔ روانگی کے روز ٹکٹ خرید لئے۔ لیکن ٹرین میں سیٹ نہ ملی۔ اور پھر کسی وقت سفر کرنے کا ارادہ تھا کہ عمر نے وفا نہ کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اس نیک ارادہ کی برکت سے ہماری والدہ اور سب بہن بھائی احمدیت سے مشرف ہوئے۔

(تبعین احمد جلد دہم ص 42)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد' مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

23؍ مارچ 1889ء کو بیعت اولیٰ کے لئے حضرت مسیح موعود نے آپ کے گھر کو منتخب فرمایا

مشہور صوفی بزرگ - حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی

آپ نے براھین احمدیہ پر ریویو لکھا اور حضرت مسیح موعود کو مجدد وقت اور مامور زمانہ قرار دیا

قسط دوم آخر

ریاض محمود باجوہ صاحب

''ازالہ اوہام'' میں آپ کا ذکر

حضرت مسیح موعود نے جب ''ازالہ اوہام'' تصنیف فرمائی تو اپنے بعض خاص مخلصین کا نہایت محبت بھرے انداز سے ذکر خیر فرمایا- چنانچہ آپ نے حضرت صوفی احمد جان صاحب کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:-

''حبی فی اللہ منشی احمد جان صاحب مرحوم- اس وقت ایک نہایت غم سے بھرے دل کے ساتھ یہ پُردرد قصہ مجھے لکھنا پڑا کہ اب یہ ہمارا پیارا دوست اس عالم میں موجود نہیں ہے اور خداوند کریم و رحیم نے بہشت بریں کی طرف بلا لیا- حاجی صاحب مغفور مرحوم ایک جماعت کثیر کے پیشوا تھے اور ان کے مریدوں میں آثار رشد و سعادت و اتباع سنت نمایاں ہیں- اگرچہ حضرت موصوف اس عاجز کے شروع سلسلہ بیعت سے پہلے ہی وفات پا چکے- لیکن یہ امر ان کے خوارق میں سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے بیت اللہ کے قصد سے چند روز پہلے اس عاجز کو ایک خط ایسے انکسار سے لکھا جس میں انہوں نے درحقیقت اپنے تئیں اپنے دل میں سلسلہ بیعت میں داخل کر لیا- چنانچہ انہوں نے اس میں سیرۃ صالحین پر اپنا توبہ کا اظہار کیا اور اپنی مغفرت کے لئے دعا چاہی اور لکھا کہ میں آپ کی للّہی ربط کے زیر سایہ اپنے تئیں سمجھتا ہوں اور پھر لکھا کہ میری زندگی کا نہایت عمدہ حصہ یہی ہے کہ میں آپ کی جماعت میں داخل ہو گیا ہوں- اور پھر کسر نفسی کے طور پر اپنے گزشتہ ایام کا شکوہ لکھا اور بہت سے رقت آمیز ایسے کلمات لکھے جن سے رونا آتا تھا- اس دوست کا وہ آخری خط جو ایک دردناک بیان سے بھرا ہے اب تک موجود ہے مگر افسوس کہ حج بیت اللہ سے واپس آتے وقت پھر اس مخدوم پر بیماری کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ اس دور افتادہ کو ملاقات کا اتفاق نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد ہی وفات کی خبر سنی گئی اور خبر سنتے ہی ایک جماعت کے ساتھ قادیان میں نماز جنازہ پڑھی گئی- حاجی صاحب مرحوم اظہار حق میں بہادر آدمی تھے- بعض نافہم لوگوں نے حاجی صاحب موصوف کو اس عاجز کے ساتھ تعلق ارادت رکھنے سے منع کیا کہ اس میں آپ کی کسر شان ہے لیکن انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی شان کی پرواہ نہیں اور نہ مریدوں کی حاجت- آپ کا صاحبزادہ کلاں حاجی افتخار احمد صاحب آپ کے قدم پر اس عاجز سے کمال درجہ کا اخلاص رکھتے ہیں اور آثار رشد و اصلاح و تقویٰ ان کے چہرے پر ظاہر ہیں- وہ باوجود متوکلانہ گزارہ کے اول درجہ کی خدمت کرتے ہیں اور دل و جان کے ساتھ اس راہ میں حاضر ہیں خدا تعالیٰ ان کو ظاہری اور باطنی برکتوں سے متمتع کرے-''

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 528-529)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نظر میں آپ کا مقام

حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... حضرت صوفی احمد جان صاحب کے داماد تھے چنانچہ آپ اس شرف کو خدا تعالیٰ کا ایک فضل قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''میری پہلی شادی جہاں ہوئی وہ مفتی ہمارے شہر کے معظم و مکرم تھے- ایک دن میری بیوی کو کسی نے کہا ''چوبارے دی اِٹ وِنی وچ جا لگیں ایں'' مگر کہنے والے نے جھوٹ کہا- اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑے فضل کئے- پھر ہمیں ایسے موقعہ پر ناطہ دیا کہ تم تعجب کرو- جموں کا رئیس بیمار تھا- اس نے سب دوائیں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا- تو فقراء کی طرف متوجہ ہوا جب ہندو فقراء سے فائدہ نہ ہوا تو مسلمان فقراء کی طرف توجہ کی اور ان سب فقراء کو بڑا روپیہ دیا- ایک میرا دوست جو اس روپے کے خرچ کا آفیسر تھا اس نے ذکر کیا کہ تین لاکھ تو خرچ ہو چکا- اب ایک فقیر سنا ہے جسے بلانے کے لئے آدمی گیا......... مگر اس کا خط آیا- اس میں لکھا تھا کہ میرا کام تو دعا کرنا ہے- دعا جیسی لدھیانہ میں ہو سکتی ہے ویسی کشمیر میں- دونوں جگہ کا خدا ایک ہے وہاں آنے کی ضرورت نہیں- ہاں ایک بات ہے اگر آپ کا رعایا سے اچھا سلوک نہیں تو اس کے افراد بددعائیں دے رہے ہوں گے- تو میں ایک دعا کرنے والا کیا کر سکتا ہوں- باقی رہے روپے- سو جب آپ نے فقیر سمجھا ہے تو پھر غنی نہیں ہو سکتا- اس آفیسر نے کہا کہ میں نے ایسا آدمی ہندوؤں میں دیکھا ہے نہ مسلمانوں میں- میں نے (کہا) سردار صاحب ایسے آدمیوں کے ساتھ رشتہ ہو تو پھر کیا بات ہے- سنو! عبدالحیٔ کی ماں اسی بزرگ کی بیٹی ہے-'' (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 508)

حضرت صوفی احمد جان کا خصوصی امتیاز

(1) لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود نے 23 مارچ 1889ء کو پہلی بیعت لی تو اس مبارک نظام کی ابتداء کے لئے حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان کو یہ شرف بخشا جو لدھیانہ کے محلہ جدید میں واقع تھا- حضرت اقدس اس مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں تشریف فرما ہوئے جو بعد میں ''دار البیعت'' کے نام سے موسوم ہوئی- یہ کوٹھڑی دراصل حضرت منشی احمد جان کا جاری کردہ لنگر خانہ تھی جسے دار البیعت کا شرف حاصل ہوا- حضرت منشی صاحب کے صاحبزادگان نے کچھ عرصہ بعد رہائشی مکان فروخت کر دیا اور دار البیعت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر ہبہ کر دیا- بعد میں انجمن نے اس کا انتظام مقامی جماعت کے سپرد کر دیا- 1916ء میں اس کی پہلی شکل میں کچھ تبدیلی کر کے جانب شمال ایک لمبا اور پختہ اور ہوادار کمرہ تیار کروایا گیا جس کی شمالی دیوار کی بیرونی سطح پر دار البیعت نام اور تاریخ بیعت کا کتبہ ثبت کیا گیا اور صحن میں پختہ اینٹوں کا کوئی بالشت بھر اونچا چبوترہ اور ایک محراب بنوا کر نماز کے لئے مخصوص کر دیا گیا- دسمبر 1939ء میں نماز گاہ پر ایک چھوٹی سی خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر ہوئی- بجلی کے قمقمے آویزاں کئے گئے صحن میں نلکہ نصب ہوا اور غسل خانہ' جائے ضرور تیار کی گئی- ایک لمبے کمرے کو دو میں تبدیل کر کے مشرقی کمرہ میں لائبریری قائم کی گئی اسی کمرے کی مشرقی دیوار کے جنوبی کونے کے پہلو میں وہ مقدس جگہ ہے جہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا- 1947ء کے فسادات میں یہ تاریخی یادگار جماعت سے چھن گئی تھی-

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 192 تا 194 مع حاشیہ)

(2) دوسرا عظیم امتیاز آپ کو یہ حاصل ہوا کہ اگرچہ آپ بیعت کرنے کا ظاہری موقعہ حاصل نہ کر پائے مگر حضرت مسیح موعود نے آپ کا نام اپنے خاص (رفقاء) 313 میں شامل فرمایا ہے-

(ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 326)

(3) تیسرا امتیاز آپ کو یہ حاصل ہوا کہ آپ کی بیٹی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ کو عورتوں میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی- یہی بیٹی جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حرم دوم ہونے کا بھی شرف حاصل کر چکی تھیں جماعت میں حضرت اماں جی کے نام سے معروف ہوئیں- آپ ہی کی بیٹی حضرت امۃ الحیٔ صاحبہ حضرت مصلح موعود سے بیاہی گئیں اس طرح حضرت صوفی احمد جان صاحب کا روحانی تعلق کے ساتھ ساتھ ظاہری تعلق بھی اپنی نواسی حضرت امۃ الحیٔ صاحبہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود سے قائم ہو گیا-

آپ کی اولاد

آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں جن کے نام یہ ہیں- 1- حضرت صاحبزادہ حاجی پیر افتخار احمد صاحب 2- حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب- 3- حضرت صاحبزادی صغریٰ بیگم صاحبہ 4- صاحبزادی محترمہ غفورہ بیگم صاحبہ 5- صاحبزادی محترمہ مختاراں بیگم صاحبہ- (الفضل 9؍اگست 1955ء صفحہ 8)

آپ کی زیادہ تر اولاد کو بھی حضرت اقدس نے ان کی نیکی تقویٰ اور دینی خدمات پر نہایت عمدہ رنگ میں یاد کیا- چنانچہ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب کے متعلق فرمایا:-

''حبی فی اللہ صاحبزادہ افتخار احمد- یہ جوان صالح میرے مخلص اور محب صادق حاجی حرمین شریفین منشی احمد جان صاحب مرحوم و مغفور کے خلف رشید ہیں اور بمقتضائے الولد سر لابیہ تمام محاسن اپنے والد بزرگوار کے اپنے اندر جمع رکھتے ہیں اور وہ مادہ ان میں پایا جاتا ہے جو ترقی کرتا کرتا فانیوں کی جماعت میں انسان کو داخل کر دیتا ہے- خدا تعالیٰ روحانی غذاؤں سے ان کو حصہ وافر بخشے اور اپنے عاشقانہ ذوق و شوق سے سرمست کرے آمین ثم آمین-''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 539)

حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس ''تبلیغ رسالت'' جلد ہشتم صفحہ 70 پر تحریر فرماتے ہیں-

''بطور شکر احسان باری تعالیٰ کے اس بات کا ذکر کرنا واجبات سے ہے کہ میرے اہم کام تحریر تالیفات

میں خداتعالیٰ کے فضل نے مجھے ایک عمدہ اور قابل قدر مخلص دیا ہے یعنی عزیزی میاں منظور محمد کاپی نویس جو نہایت خوشخط ہے جو نہ دنیا کے لئے بلکہ محض دین کی محبت سے کام کرتا ہے اور اپنے وطن سے ہجرت کر کے اسی جگہ قادیان میں اقامت اختیار کی ہے اور یہ خداتعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ میری مرضی کے موافق ایسا مخلص سرگرم مجھے میسر آیا ہے کہ میں ہر ایک وقت دن کو یا رات کو کاپی نویسی کی خدمت اس سے لیتا ہوں اور وہ پوری جانفشانی سے خداتعالیٰ کی رضا مندی کے لئے اس خدمت کو انجام دیتا ہے یہی سبب ہے کہ اس روحانی جنگ کے وقت میں میری طرف سے دشمنوں کو شکست دینے والے رسالوں کے ذریعہ سے تابڑتوڑ مخالفوں پر فیر ہو رہے ہیں اور درحقیقت ایسے مؤید اسباب میسر کر دینا یہ بھی خداتعالیٰ کا ایک نشان ہے جس طرف سے دیکھا جائے تمام نیک اسباب میرے لئے میسر کئے گئے ہیں اور تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے کہ گویا میں نہیں بلکہ فرشتے لکھتے جاتے ہیں گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں۔'' (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 14 صفحہ 242)

حضرت صاحبزادی صغریٰ بیگم صاحبہ کی جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے شادی ہوگئی تو حضرت اقدس نے اس شادی کی مبارک باد دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو ایک خط مطبوعہ الحکم 31 مئی 1903ء صفحہ 4 کالم 2 پر حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ کے متعلق تحریر فرمایا۔

''خداتعالیٰ آپ کے لئے یہ بہت مبارک کرے۔ میں نے اس محلہ میں خاص صاحب اسرار واقف لوگوں سے اس لڑکی کی بہت تعریف سنی ہے کہ بالطبع صالح، عفیفہ و جامع فضائل محمودہ ہے۔ اس کی تربیت و تعلیم کے لئے بھی توجہ رکھیں اور آپ پڑھایا کریں کہ اس کی استعدادیں نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہیں۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2 صفحہ 68)

آپ کی کتاب ''طب روحانی'' حضرت مسیح موعود کی نظر میں

حضرت صوفی احمد جان صاحب نے 1884ء سے قبل ایک کتاب ''طب روحانی'' کے نام سے شائع فرمائی جس میں آپ نے ''علم توجہ'' اور اس کے اثرات اور بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے علم توجہ کے استعمال کا طریق کار بیان کیا۔ ''علم توجہ'' پر اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے کتاب کے صفحہ 52 تا 54 پر لکھتے ہیں:۔

''یہ معزز علم توجہ جس کا میں بیان کر رہا ہوں قدیمی ہے۔ اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے صدرةً بعد اخری سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔ اگرچہ اس کی حقیقت دراصل ایک ہے مگر ہر ہر جگہ نئی نئی صورت پکڑتا اور نئے نئے لباس میں ملبس رہا ہے اور تمام دینی اور دنیوی امور میں مددگار بنا ہے۔ یہ علم ایسے اصول رکھتا ہے کہ تمام جہان کے کمالات اور کاریگریاں اور خوبیاں اس کی فروعات ہیں۔ جمیع مذاہب کی یہ جڑ ہے۔ سلب امراض اس کی ادنیٰ شاخ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اس نے بدرجہ کمال ظہور پایا۔ پھر حضرت خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اور اول بار اقرا پڑھاتے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہ دی رفتہ رفتہ 545 ہجری میں حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی رحمہ اللہ علیہ کو تلقین فرمایا۔ بعدہ 781 ہجری میں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمہ اللہ علیہ گیارہ دن تک سربسجدہ جناب باری دعا کرتے رہے کہ الٰہی ایسا طریقہ عنایت فرما جو جلد طالبان خدا کو تیری طرف پہنچا دے اور تیرا قرب و عرفان نصیب کراوے۔ اس وقت جناب باری سے سامنے بٹھلا کر توجہ دینے کا الہام ہوا۔ چنانچہ وہی دستور اب تک نئی ترکیبوں اور متفرق صورتوں میں طریقہ نقشبندیہ عالیہ میں رواج پا رہا ہے۔''

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ''نشان آسمانی'' کے صفحہ آخر پر ''طب روحانی'' کا اشتہار دیتے ہوئے لکھا:۔

''یہ کتاب حضرت حاجی منشی احمد جان صاحب مرحوم کی تالیفات میں سے ہے۔ حاجی صاحب موصوف نے اس کتاب میں اس علم مخفی سلب امراض اور توجہ کو مبسوط طور پر بیان کیا ہے جس کو حال کے مشائخ اور پیرزادے اور سجادہ نشین پوشیدہ طور پر اپنے خاص خاص خلیفوں کو سکھلایا کرتے تھے اور ایک عظیم الشان کرامت خیال کی جاتی تھی اور جس کی طلب میں اب بھی بعض مولوی صاحبان دور دور کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے محض للہ عام و خاص کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کو منگوا کر ضرور ہی مطالعہ کریں کہ یہ بھی منجملہ ان علوم کے ہے جو انبیاء پر فائز ہوئے تھے بلکہ حضرت مسیح کے معجزات تو اسی علم کے سرچشمہ میں سے تھے۔ کتاب کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب جو لدھیانہ محلہ جدید میں رہتے ہیں ان کی خدمت میں خط و کتابت کرنے سے مل سکتی ہے۔''

(روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 411)

آپ کا عقیدہ ''علم توجہ'' اور اس میں تبدیلی

1884ء کی بات ہے جب حضرت مسیح موعود پہلی دفعہ لدھیانہ تشریف لائے تھے تو ایک دن آپ نے حضرت اقدس کی دعوت کی۔ دعوت کے بعد جب حضرت مسیح موعود اپنی قیام گاہ پر واپس جانے لگے تو آپ مزید برکت کے لئے ساتھ ہو گئے۔ رستہ میں آپ نے حضرت صاحب کے استفسار پر عرض کیا کہ میں نے بارہ چودہ سال رتڑ چھتر کی گدی میں مجاہدات کئے ہیں جن سے میرے اندر اتنی زبردست طاقت پیدا ہوگئی ہے کہ اگر میں اپنے پیچھے آنے والے آدمی پر توجہ کروں تو وہ ابھی گر جائے اور تڑپنے لگے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی عادت مبارک کے مطابق اپنی سوٹی کی نوک سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا۔ صوفی صاحب اگر وہ گر جائے تو اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا اور اس کو کیا فائدہ ہوگا؟ صوفی صاحب اہل باطن میں سے تھے وہ نکتہ سن کر پھڑک اٹھے۔ انہوں نے اسی وقت حضرت کے سامنے علم توجہ سے ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی۔ بلکہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب ''طب روحانی'' کو (جس میں انہوں نے توجہ کے کمالات پر برسوں کے تجربات سے اتنی مفصل روشنی ڈالی تھی کہ لدھیانہ والوں نے انہیں مسیح دوراں کے خطابات دے رکھے تھے) نہ صرف مرتے دم تک خود اٹھا کر نہیں دیکھا بلکہ اپنے مریدوں میں اشتہار دے دیا کہ علم توجہ (دین) سے مخصوص نہیں ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے میرا کوئی مرید اسے دین کا جزو سمجھ کر استعمال نہ کرے۔ حضرت صوفی صاحب نے ''طب روحانی'' میں اعلان کیا تھا کہ اس سلسلہ میں ''نجات جاودانی'' اور ''کمالات انسانی'' کے نام پر دو مزید حصے بھی شائع ہوں گے اور عملاً ان کا مسودہ بھی تیار تھا لیکن اس کے بعد آپ نے وہ مسودہ پھاڑ کر پھینک ڈالا۔ بعض لوگوں نے جو ''طب روحانی'' سے بے حد متاثر تھے بڑے اصرار کے ساتھ آپ سے درخواست کی کہ وہ چیر اپھاڑا ہوا مسودہ ہی بھیج دیں تا اسی کو مرتب کر کے معلوم ہو سکے کہ کیا لکھا ہے لیکن آپ نے جواب دیا کہ ''آں قدح بشکست و آں ساقی نماند۔ پنجاب میں ایک آفتاب نکلا ہے جس کے سامنے ستارے رہبری نہیں کر سکتے اس آفتاب کا نام مرزا غلام احمد ہے انہوں نے ایک کتاب ''براہین احمدیہ'' لکھی ہے اسے منگوا کر پڑھو۔''

(رجسٹر روایات جلد 8 صفحہ 284-285 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 53-54)

اس تبدیلی عقیدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ:۔

''انہوں نے طب روحانی کے سلسلہ میں اور بھی دو تین جلدیں لکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن حضور کے دعویٰ کو سن کر انہوں نے اس طریق کو چھوڑ دیا اور اسے محض کھیل تماشہ قرار دیا جس سے مجھے ان کے ساتھ بڑی محبت ہوگئی۔''

حضرت مسیح موعود نے یہ بات سنی تو فرمایا:۔

''مجھے بھی انہوں نے ایسا ہی خط لکھا تھا''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 425 نیا ایڈیشن)

''علم توجہ'' پر حضرت مصلح موعود کا تبصرہ

حضرت مصلح موعود نے حضرت صوفی احمد جان صاحب کے تبدیلی عقیدہ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:۔

''پس آیت بیّنۃ وہ ہے جو (1) کسی اعلیٰ شے کو دکھانے اور قریب کرنے کے لئے ظاہر ہو اور (2) وہ بے معنی نہ ہو بلکہ موقع کے مناسب ہو اور کسی مفید مقصد کے لئے ظاہر ہو۔

حضرت مسیح موعود ایک دفعہ لدھیانہ تشریف لے گئے۔ حضرت خلیفہ اول کے خسر صوفی احمد جان صاحب جو ایک مشہور پیر اور بزرگ انسان تھے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود کی کتاب ''براہین احمدیہ'' بھی پڑھی ہوئی تھی انہوں نے جب آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی تو بڑے خوش ہوئے اور اپنے ایک مرید سے جو کابل کے شہزادوں میں سے تھے آپ کی دعوت کروائی۔ حضرت مسیح موعود ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور جب کھانے سے فارغ ہوئے تو صوفی صاحب آپ کو مکان تک پہنچانے کے لئے آپ کے ساتھ ہی چل پڑے۔ صوفی احمد جان صاحب رتڑ چھتر والوں کے مرید تھے۔ (رتڑ چھتر گورداسپور کے علاقہ میں ہے) حضرت مسیح موعود نے راستہ میں دریافت فرمایا کہ صوفی صاحب سنا ہے رتڑ چھتر والوں کی آپ نے بارہ سال تک خدمت کی ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ان کی صحبت سے کیا فیض حاصل کیا؟ انہوں نے کہا حضور وہ بڑے بزرگ اور باخدا انسان تھے۔ میں بارہ سال ان کی صحبت میں رہا اور بڑا فائدہ حاصل کیا۔ پھر انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو ان کے پیچھے آ رہا تھا اور کہا حضور! ان کی برکت سے اب مجھ میں اتنی طاقت پیدا ہو چکی ہے کہ اگر میں اس شخص کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھوں تو فوراً زمین پر گر پڑے اور تڑپنے لگ جائے۔ حضرت مسیح موعود یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر اس سوٹی کو جو آپ کے ہاتھ میں تھی زمین پر رگڑتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میاں صاحب پھر اس کا آپ کو کیا فائدہ پہنچے گا؟ وہ چونکہ اہل اللہ میں سے تھے اس لئے آپ نے ابھی اتنا ہی فقرہ کہا تھا کہ فوراً سمجھ گئے اور کہنے لگے حضور میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ ایک بے فائدہ چیز ہے۔ اس کا دین اور روحانیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اب بظاہر یہ ایک آیت تو تھی کیونکہ طاقت ظاہر ہوئی اور ایک چلتے ہوئے آدمی کو گرا لیا مگر اس کا نیکی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کسی کو مکا مار کر گرا لیا جائے کیونکہ جس طرح مکا مارنے سے دوسرا گر جاتا ہے اسی طرح ایک مسمریزم کی مشق رکھنے والا آدمی دوسرے پر نظر ڈال کر اسے گرا سکتا ہے۔ پس اس سے اتنا تو ثابت ہو جاتا ہے کہ جس نے نظر ڈالی ہے اس میں بڑی طاقت ہے مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس نے نظر سے دوسرے کو گرا لیا ہے اس کا خداتعالیٰ سے تعلق ہے۔ پس یہ ایک آیت تو تھی مگر بینہ نہیں تھی۔ بینہ وہ آیت ہوتی ہے جو اپنی غرض بھی بیان کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ اس نشان کا مقصد کیا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 342-343)

یہ بزرگ انسان حضرت اقدس مسیح موعود کے ابتداء زمانہ بعثت میں اس دار فانی کو الوداع کہہ گئے اور اپنی یادگار صالح اولاد اور ابرار دوست چھوڑ گئے جو حضرت اقدس مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہو کر آپ کے جاں نثار اور فدائی ٹھہرے۔ خداتعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں اس مقدس وجود پر جسے امام الزمان کی شناخت اور تصدیق کی توفیق ملی۔

اگر ایٹمی دھماکہ ہو جائے تو آپ کو کیا کرنا ہے

ایٹمی دھماکہ کے وقت صورتحال، اثرات اور بچاؤ کی تدابیر

ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب

کہتے ہیں امن اور جنگ کے درمیان معمولی سا فرق ہے۔ امن میں جوان بزرگوں کی میت کو کاندھا دیتے ہیں جب کہ جنگ میں عموماً بزرگ جوانوں کی لاشیں اٹھاتے ہیں اور اگر خدانخواستہ ایٹمی جنگ چھڑ جائے تو شاید کسی میت کو کاندھا دینے کی بھی نوبت نہ آئے کیونکہ ہر طرف ہلاکتیں ہی ہلاکتیں پھیلی ہوتی ہیں۔ ان سب کے باوجود ماہرین ایٹمی حملے کے بعد بھی زندہ رہنے اور جان بچانے کی کچھ تدابیر بیان کرتے ہیں۔ حیات اپنی راہ خود ہی تلاش کرتی ہے۔ ان تفصیلات میں جانے سے قبل ایٹمی دھماکے اور اس کے اثرات کا مختصر جائزہ پیش ہے۔

ایٹمی دھماکہ کے وقت صورت حال

ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے جانے والے ایٹم بموں سے جو تباہ کن شکل رونما ہوئی اسے الفاظ کا جامہ پہنانے کی کوشش کی جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ ایٹم بم گرائے جانے سے ایک زبردست دھماکہ ہوگا جس سے ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے سے بھی کم وقت میں بے پناہ قوت کا اخراج ہوگا اور درجہ حرارت 20 ملین ڈگری یعنی تقریباً 2 کروڑ ڈگری فارن ہائیٹ تک پہنچ جائے گا۔ آگ اور انتہائی گرم ہوا کا ایک بہت بڑا گولہ Fire Ball جو قریباً 4 میل علاقہ پر محیط ہوگا جس کی چمک سورج سے کم از کم 30 گنا زیادہ ہوگی اور جو دن کو 50 میل اور رات کو 2000 میل سے نظر آسکے گی Hot Air Baloon یعنی گرم بگولے کی طرح اٹھے گا اور ٹارگٹ زون کے اندر کی تمام اشیاء گرمی سے پگھل کر بخارات بن کر اڑنے لگیں گی اور Thermal اور تابکار Nuclear شعاعیں ہر سمت پھیلنے لگیں گی۔ حرارت کی شعاعیں پھیلنے سے تمام جل سکنے والی اشیاء خود بخود آگ پکڑ لیتی ہیں گویا ایٹم بم آگ لگانے کا بھی ایک زبردست ہتھیار ہے جس سے ہزاروں جگہ خود بخود آگ لگ جاتی ہے تابکاری ایٹم بم کی ایسی خصوصیت ہے جو دھماکہ کے وقت بھی شدید خطرات پیدا کرتی ہے اور زمین اور تمام ساز و سامان اور دیگر اشیاء کو آلودہ اور تابکار کر دینے سے مستقل خطرات کا بھی موجب ہوتی ہے۔

زمین یا پانی کی وہ سطح جس کے عین نیچے یا عین اوپر بم پھٹتا ہے یہ جگہ گراؤنڈ زیرو کہلاتی ہے اس جگہ نقصان سب سے زیادہ ہوتا ہے ایٹم بم پھٹنے سے ہزاروں من مٹی بلندی کی طرف اٹھتی ہے جو کہ بعض اوقات 80,000 فٹ تک چلی جاتی ہے اور اپنے ساتھ مٹی، ریت اور کنکر حتیٰ کہ لوہے کے ٹکڑے تک لے جاتی ہے اور آسمان پر پھیل جاتی ہے یہ ہوا کے زور سے سینکڑوں میل دور تک جاسکتی ہے بعد میں یہ ٹکڑے آہستہ آہستہ زمین پر گرنے شروع ہو جاتے ہیں اسے فال آؤٹ (Fall Out) کہتے ہیں۔

گرنے والے ان ذرات سے جو تابکاری پھیلتی ہے وہ نہایت خطرناک ہوتی ہے کیونکہ یہ دکھائی دیتی ہے نہ ہی محسوس کی جاسکتی ہے نہ ہی اس کی کوئی بو ہوتی ہے البتہ مخصوص آلات سے اسے چیک کیا جاسکتا ہے۔ اس تابکاری سے دھماکہ کے بیسیوں دنوں بعد تک بیماری اور اموات واقع ہوسکتی ہیں۔

مختلف فاصلے اور ایٹمی دھماکہ کے اثرات

مختلف فاصلوں پر ایک ایٹمی دھماکہ کے اثرات کیا ہوں گے۔ اسے واضح کرنے کے لئے ہم 28 لاکھ آبادی والے ایک شہر کی مثال لیتے ہیں جس پر قریباً 20 میگاٹن کے ایٹمی دھماکے کے ممکنہ اثرات کا اندازہ لگاتے ہیں۔

گراؤنڈ زیرو سے 2 میل تک

ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ایک فائر بال (Fire Ball) نمودار ہوگا جو 2 میل تک ہر طرف ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ گراؤنڈ زیرو پر درجہ حرارت 20 ملین ڈگری فارن ہائیٹ تک پہنچ جائے گا اور یہاں موجود ہر چیز (عمارات، درخت، گاڑیاں، انسان وغیرہ) پگھل کر بخارات بننے شروع ہو جائیں گے۔

2 میل سے 4 میل تک

یہاں 25 پاؤنڈ فی مربع انچ دباؤ ہوگا۔ 650 میل فی گھنٹہ سے زیادہ رفتار سے جھکڑ چلیں گے جس کے نتیجہ میں عمارات، سٹیل، کنکریٹ وغیرہ سب بکھر جائے گا۔

4 میل سے 10 میل تک

یہاں بھی حرارت اس قدر ہوگی کہ سٹیل کی چادریں اور شیشہ وغیرہ سب کچھ پگھل جائے گا۔ Blast کی وجہ سے یہاں قریباً 10 پاؤنڈ فی مربع انچ دباؤ ہوگا اور جھکڑ کی رفتار 200 میل فی گھنٹہ ہوگی۔ کنکریٹ والی عمارات کو زبردست نقصان پہنچے گا اور اینٹوں اور لکڑی کی عمارات تو بالکل ہموار ہو جائیں گی۔

16 میل تک

زیادہ حرارت کی وجہ سے جل سکنے والی اشیاء کو آگ لگ جائے گی مثلاً گیس، پیٹرول، ڈیزل، لکڑی، کاغذ، کپڑے وغیرہ اس طرح سینکڑوں جگہوں پر آگ لگی ہوگی یہاں پر درجہ حرارت 1400 ڈگری فارن ہائیٹ تک پہنچ جائے گا اور نتیجۃً سو فیصد ہلاکتوں کا امکان ہے۔

16 میل سے پرے

یہاں بھی Blast کی وجہ سے قریباً 2 پاؤنڈ فی مربع انچ دباؤ ہوگا جس کی وجہ سے کھڑکیوں وغیرہ کے شیشے ٹوٹ کر قریباً 100 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنے لگیں گے۔ 30 میل تک اتنی تپش ہوگی کہ ڈھانپی نہ جاسکنے والی جلد پر Burns ہو سکتے ہیں 40 میل تک جو دھماکے کی چمک کو گھور کر دیکھے گا اس کی آنکھوں کی بینائی متاثر ہوسکتی ہے۔

انسانی جسموں پر اثرات

28 لاکھ آبادی کے شہر میں سے فوری طور پر 10 لاکھ افراد چند منٹوں کے اندر ہلاک ہو جائیں گے۔ بقیہ 18 لاکھ میں سے 11 لاکھ افراد اتنے شدید زخمی ہوں گے کہ وہ بھی زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ 5 لاکھ افراد کو بھی شدید چوٹیں آئیں گی لیکن اچھے علاج سے بہتری ہوسکے گی 2 لاکھ سے بھی کم لوگ بچ سکیں گے۔ جلنے اور جھلسنے کے حادثات سب سے زیادہ ہوں گے۔ دیگر حادثات میں بینائی متاثر ہو جانا، کانوں کے پردے پھٹ جانا، اڑنے والی تیز اشیا سے زخمی ہو جانا، ہڈیاں ٹوٹ جانا، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ تابکاری کے اثرات کا انحصار اس امر پر بھی ہوگا کہ دھماکہ کے وقت موسم کیسا تھا، ہوا کا رخ اور رفتار کیسی تھی کیونکہ فال آؤٹ کا رخ اور گھیراؤ اس کے مطابق ہوگا۔ شدید تابکاری سے متاثر ہونے والے افراد کے دماغ میں سوجن اور دورے پڑنے کے بعد غشی کی کیفیت اور ایک دو روز کے اندر اندر موت واقع ہوسکتی ہے۔ درمیانی تابکاری سے نظام ہضم متاثر ہوگا، قے اور پاخانے میں خون آنے سے بہت سی اموات ہوں گی۔

ہلکی تابکاری سے متاثر ہونے والے افراد میں تازہ خون بننے کا کام متاثر ہوگا جس کے نتیجہ میں ان کی قوت مدافعت کمزور ہو جائے گی۔ جلد پر سے خون رسنے کے علاوہ معدہ اور آنتوں سے بھی خون جاری ہو جائے گا۔ تاہم ہلکی تابکاری سے متاثرہ افراد کو اگر بہترین طبی علاج میسر آ جائے تو ان کی بحالی کی اچھی امید کی جاسکتی ہے۔ بدقسمتی سے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ کسے کتنی تابکاری لگی ہے۔ کیونکہ ابتدائی علامات کم و بیش ایک جیسی ہوتی ہیں اس لئے سب ہی کو موجود وسائل سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ممکنہ بچاؤ کے لئے چند تدابیر

دعائیں

سب سے اوّل تو بارگاہِ رب العزت کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے رہنا ہے جس کا فضل ہر مصیبت کو ٹال سکتا ہے اور جو آزمائش کی بڑی سے بڑی گھڑی میں بھی اپنی رحمتوں کی بارش برسانے پر قادر ہے۔

ہومیو ادویات

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تجویز فرمودہ ہر دو ادویات Radium Bromide CM اور Carcinocin CM کا خطرے کے ایام سے پہلے باقاعدگی سے صحیح استعمال کریں۔ پہلے ہفتہ پہلی دوائی کی ایک خوراک ایک مرتبہ لیں دوسرے ہفتہ دوسری دوائی کی ایک خوراک ایک مرتبہ لیں اور اسی طرح چند ماہ تک جاری رکھیں کیونکہ تابکاری کے اثرات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔

گھر کے اندر فال آؤٹ روم بنانا

تابکاری فال آؤٹ سے بچاؤ کے لئے گھر میں مناسب انتظام کر لینا چاہئے۔ اس کی ایک بہترین شکل یہ ہے کہ گھر کے اندر ایک فال آؤٹ روم بنائیں اور اس کے اندر ایک Inner Refuge بنائیں۔

فال آؤٹ روم کی تیاری

تابکاری کے خطرہ کے پیش نظر سب گھر والوں کو اس کمرے کے اندر 14 دنوں تک رہنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس عرصہ میں اس جگہ سے حتی الامکان باہر نہیں نکلنا چاہئے اس لئے اسے اس قدر محفوظ بنالیں جتنا بھی آپ بنا سکتے ہوں اور زندگی کی جملہ بنیادی ضروریات کا سامان یہاں آپ کے پاس موجود ہو۔

فال آؤٹ روم کے لئے ایسا کمرہ یا ایسی جگہ منتخب کریں جو چھت اور بیرونی دیواروں سے زیادہ سے زیادہ دور یا جہاں کم سے کم بیرونی دیوار ہو۔ اگر گھر میں تہہ خانہ Basement ہے تو اسے استعمال کریں بصورت دیگر کوئی مناسب اندرونی کمرہ یا لاؤنج وغیرہ منتخب کرلیں رہائش اگر 6,5 منزلہ فلیٹس میں ہو تو اوپر والی دو منزلوں میں پناہ گاہ نہیں بنانی چاہئے۔ گھر کی بیرونی کھڑکیوں، دروازوں اور دیگر سوراخوں کو اچھی طرح بند کردیا جائے اور بیرونی دیواروں کو چھت کو مختلف سامان سے جتنا موٹا کیا جاسکے بہتر رہے گا اس مقصد کے لئے اینٹیں، کنکریٹ، لکڑی، مٹی یا ریت کے تھیلے، کتابیں، فرنیچر وغیرہ سب استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

Inner Refuge کی تیاری

فال آؤٹ روم کے اندر بھی مزید حفاظت خصوصاً ایٹمی دھماکے کے پہلے دو روز کے لئے نہایت ضروری ہے جب کہ تابکاری کے خطرات نہایت شدید ہوتے ہیں۔

لکڑی کے تختے یا اوپر والی منزل یا باہر کے کوئی زائد دروازے اتار کران کی مدد سے ٹینٹ یا شامیانہ نما کوئی جگہ فال آؤٹ روم کے اندر Inner Refuge کے طور پر تیار کی جاسکتی ہے۔ یا کوئی بہت بڑی میز بھی اس مقصد کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے جسے نیچے سے چاروں طرف سے مناسب سامان لگا کر بند کردیا جائے اور اس کے اوپر بھی اسے موٹا کرنے کے لئے تھیلے، کتابیں اور کپڑوں کی گٹھڑیاں وغیرہ رکھی جا سکتی ہیں۔

فال آؤٹ روم کے لئے سامان

پینے کا پانی

سب افراد خانہ کے لئے 14 روز تک کا پانی درکار ہے۔ ہر شخص کو یومیہ کم از کم 2 لیٹر پانی ضرور چاہئے۔ گرم ماحول وغیرہ کی وجہ سے اس ضرورت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پینے کے لئے جتنا پانی درکار ہو اس سے کم از کم دوگنا پانی سٹور کر لینا چاہئے تا کہ صفائی دھلائی وغیرہ کے کام آسکے، کچھ پانی، بوتلوں، ڈبوں وغیرہ میں ڈال کر بند کر کے محفوظ کرنا چاہئے۔ مزید پانی دوسرے بند برتنوں، بیسن، باتھ وغیرہ میں سٹور کر لیں اور اسے بند یا ڈھانپ ضرور دیں کیونکہ کوئی بھی چیز جس پر فال آؤٹ ڈسٹ پڑے گی وہ تابکار ہو جائے گی اور اسے کھانا پینا مضر ہوگا۔ پانی ابال کر بھی اس کی تابکاری کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔

خوراک اور کراکری

کم از کم دو ہفتے کی خوراک درکار ہوگی۔ کھانے پینے کی ایسی اشیاء محفوظ کریں جو باسی نہ ہو جائیں یعنی تازہ رہیں اور ٹھنڈی بھی کھائی جاسکیں، یہ اشیاء ڈبوں میں پیک ہوں یا اچھی طرح لپٹی گئی ہوں یہ سٹاک کسی بند خانے یا الماری کے اندر رکھیں۔ اور تمام اشیاء احتیاط اور بچت سے استعمال کریں بہتر ہوگا کہ وہ اشیاء پہلے استعمال کی جائیں جو جلد خراب ہو جانے والی ہوں۔ کھانے کے ساتھ کراکری مناسب مقدار میں رکھ لی جائے۔

☆ ریڈیو اور سیل وغیرہ جو بیرونی صورت حال سے آگاہ رکھنے میں مدد دے گا۔

☆ کپڑے، جرابیں، بنیانیں، ہیٹ، دستانے، جوتے، نظر اور دھوپ کی عینکیں۔

☆ گدے اور بستر وغیرہ۔

☆ سٹوو اور اس کا تیل یا گیس، ساس پین وغیرہ۔

☆ ٹارچ، زائد بلب اور سیل، موم بتیاں اور ماچس وغیرہ۔

☆ کرسیاں، میز۔

☆ صفائی ستھرائی کے لئے، صابن، ٹشو پیپر، بالٹیاں، پلاسٹک کے بڑے لفافے، کسی برتن میں ریت، برش، ربڑ یا پلاسٹک کے دستانے وغیرہ۔

☆ نوٹ بکس، کاپیاں پنسل وغیرہ

☆ رسالے، کتابیں اور کھلونے۔

☆ کیلنڈر اور گھڑی (سیلوں والی نہ ہو تو بہتر ہے)۔

☆ بعض ضروری ساز و سامان: مثلاً پلاس، رنچ، سیٹی، پلاسٹک شیٹ، ٹیپ، سوئی دھاگہ آگ بجھانے کا آلہ وغیرہ۔

☆ قیمتی اشیاء، دستاویزات اور نقدی، مثلاً سرٹیفکیٹس، پاسپورٹس، شناختی کارڈز، بنک اکاؤنٹ ریکارڈ وغیرہ۔ انہیں کسی واٹر پروف بیگ میں ڈال کر محفوظ رکھا جائے۔

فرسٹ ایڈ بکس اور دیگر ضروری ادویات:

ایک بکس گھر کے لئے اور ایک بکس ہر گاڑی میں رکھنا چاہئے۔ ہر بکس میں کم از کم مندرجہ ذیل اشیاء اور ادویات ضرور موجود ہوں۔

مختلف سائز کی پٹیاں اور گاز، چپکنے والی پٹی، تکونی پٹیاں، سیفٹی پن، سرجیکل دستانے، ڈیٹول، دھوپ کی عینک۔ اسپرین اور درد کش ادویات، قینچی، چمٹی، سوئیاں، تھرمامیٹر، میڈیسن ڈراپر، Tongue بلیڈ، پٹرولیم جیلی، نمکول اور دستوں کی دوا۔ تیزابیت کم کرنے کا شربت، قبض کشا دوائی اور ایسی ادویات جو بچوں، بوڑھوں یا گھر کے کسی فرد کے مستقل طور پر زیر استعمال ہوں۔

صفائی ستھرائی کا خصوصی انتظام

فال آؤٹ کمرے کے اندر قضائے حاجت کے لئے مخصوص کرسی رکموڈ ڈھکنے والی بڑی بالٹیاں، پولی تھین ر پلاسٹک کے بڑے لفافے ٹائلٹ پیپر اور کوئی اچھا جراثیم کش محلول۔

فال آؤٹ کمرے کے بالکل باہر:

ایک ڈسٹ بن: جس میں عارضی طور پر گندگی کے بند لفافے سٹور کئے جاسکیں اور جسے پھر ڈھک دیا جائے۔

دوسرا ڈسٹ بن: جس میں ضائع ہو جانے والی خوراک، خالی ڈبے اور دوسرا گند پھینکا جاسکے اور اسے بھی ڈھک دیا جائے۔

جماعت احمدیہ بروکرو آئیوری کوسٹ کا

پہلا جلسہ سالانہ

رپورٹ: باسط احمد صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ

ریجنل ہیڈ کوارٹر یسکرو سے 175 میل دور Divo سیکٹر میں قائم ایک نئی جماعت بروکرو المعروف C.F.I کو اپنا پہلا جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ 15 رمئی 2002ء کو بیت الذکر سے ملحقہ گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ اہل بروکرو نے مارچ 2002ء ہی میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دو ہزار سے زائد نفوس کو بیعت کی سعادت ملی۔ مجلس عاملہ اور نظام جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

جلسہ کی تیاری گزشتہ ماہ سے شروع تھی۔ خدام اور لجنات کی الگ الگ ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ بیت الذکر سے ملحقہ وسیع گراؤنڈ کو جھاڑیوں اور گھاس کی کٹائی کر کے صاف اور ہموار کیا گیا اور حاضرین جلسہ کو دھوپ کی شدت سے بچانے کے لئے کھجور اور پام کے پتوں اور بانس کی مدد سے ایک وسیع چھپر تیار کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں کرسیوں، بنچوں اور صفوں کا وسیع انتظام کیا گیا اور سٹیج کو سادگی مگر خوبصورتی سے سجایا گیا۔

جلسہ کی اطلاع اردگرد کے دیہات میں بھی کی گئی تھی چنانچہ اردگرد کے دیہات سے ائمہ اور ان کے نمائندے صبح آٹھ بجے سے ہی پہنچنا شروع ہو گئے اور جلسہ گاہ میں مقامی لوگوں اور مہمانوں کی وجہ سے خوب رونق ہوگئی۔

مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ آبی جان سے تشریف لائے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جس کے بعد خاکسار اور مکرم قاسم طورے صاحب مربی سلسلہ نے جولا زبان میں منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہ حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام" ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللّٰہ" خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ لوکل معلم و سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت بروکرو نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم صدیق آدم وبیا صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم قاسم طورے صاحب مربی سلسلہ بسم نے کی جس میں جماعت پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا۔ ان تقاریر کے بعد عزیزہ ھبۃ المعم بنت مکرم عبدالرشید صاحب انور نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم سے سنایا۔

اس کے بعد Cheipo جماعت کے امام مکرم ابو القاسم ترا اورے صاحب نے مختصر تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور جماعت کی خدمات کا تذکرہ کیا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر پر مغز خطاب کیا۔ اور اختتامی دعا کروائی۔ جلسہ گاہ میں کثیر تعداد میں مردوں اور عورتوں نے شرکت کی جن کے لئے الگ الگ بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ کے اختتام پر مستورات کا الگ جلسہ مکرم امیر صاحب کی اہلیہ محترمہ کی صدارت میں ہوا۔ آپ نے عورتوں کی تربیت کے حوالہ سے فرنچ زبان میں خطاب کیا جس کا جولا زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ آپ نے عورتوں کی تنظیم خصوصاً لجنہ اماء اللہ کے قیام پر بھی زور دیا۔

شعبہ رجسٹریشن کے مطابق اس جلسہ میں کل

باقی صفحہ 7 پر

ترجمہ: احمد مستنصر قمر صاحب

جلدی سونا اور جلدی اٹھنا

امریکہ میں ہونے والی ایک تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ رات کو جلدی سونا اور صبح جلدی اٹھنا نہ صرف صحت کے لئے اچھا ہے بلکہ وہ طلباء جو رات کو جلدی سوتے ہیں اور صبح جلدی اٹھ کر پڑھتے ہیں امتحان میں بہت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ برگم ٹینگ (یوٹا) یونیورسٹی میں کی جانے والی اس تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے۔ کہ جو طلباء رات کو دیر سے سوتے ہیں وہ امتحانوں میں جلدی اٹھنے اور سونے والوں کی نسبت کارکردگی میں پیچھے رہتے ہیں۔

یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ صبح ناشتہ کرنے کی عادت بھی صحت پر نہایت مفید اثر ڈالتی ہے۔ اور رات کو دیر تک کام کرنا نقصان دہ ہے۔ صبح ناشتے کا اچھا اثر شاید اس وجہ سے بھی ہے کہ ایسا کرنے والے صبح جلدی اٹھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ تحقیق کرنے والی کمیٹی نے یونیورسٹی کے طلباء سے کہا ہے کہ تعلیمی قابلیت کے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے انہیں چاہئے کہ وہ رات کو جلدی سوئیں۔ صبح جلد اٹھیں۔ ناشتہ ضرور کریں اور اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں۔

بشکریہ ``Journal of American College Health 2000

(مزید معلومات کے لئے وزٹ کریں

(www.brain.com)

مورخہ 20 / اپریل 2003ء کو قومی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے تراشے

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد لندن میں انتقال کر گئے

ان پر چند دن پہلے فلو اور بخار کا حملہ ہوا تھا مرزا طاہر احمد کی تدفین سے پہلے قادیانی جماعت کے نئے سربراہ کا انتخاب ہوگا چناب نگر میں کاروبار بند ہو گیا

چناب نگر (نامہ نگار + پی پی آئی) قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے گزشتہ صبح 9 بج کر 30 منٹ پر لندن میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 74 سال تھی، ان پر چند روز پہلے فلو اور بخار کا شدید حملہ ہوا تھا، جماعتی روایات کے مطابق ان کی تدفین سے پہلے نئے سربراہ کا انتخاب ہوگا، ان کی تدفین کہاں ہوگی؟ اس بارے میں ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہوا۔ مرزا طاہر احمد کی وفات کی خبر پہنچتے ہی چناب نگر پہنچی، شہر میں تمام کاروبار بند ہو گیا، مرزا طاہر احمد کئی کتابوں کے مصنف تھے، انہیں ہومیو پیتھک طریق علاج میں بھی شہرت حاصل تھی، وہ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد کے پوتے اور مرزا بشیر الدین محمود کے بیٹے تھے۔ مرزا طاہر احمد 18 دسمبر 1928ء کو قادیان بھارت میں پیدا ہوئے، گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کے بعد سکول آف افریقن اینڈ اورینٹل سٹڈیز لندن یونیورسٹی میں زیر تعلیم رہے، وہ 1984ء سے لندن میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

روزنامہ جنگ لاہور — SUNDAY, APRIL 20, 2003

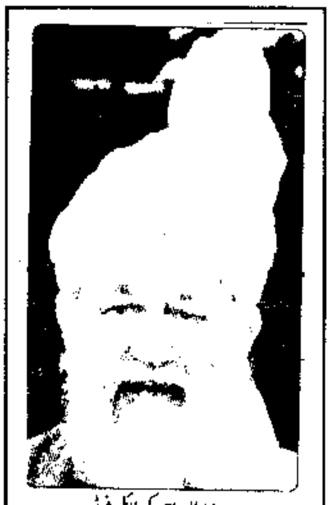

مرزا طاہر احمد کی فائل فوٹو

DAWN

Ahmadis' Imam passes away

By Our Reporter

LAHORE, April 19: The Imam of the Jamaat, Ahmadia Alamgir Mirza Tahir Ahmad, died in London on Saturday. He was 74.

According to a press release issued here by the Anjuman-i-Ahmadia Pakistan, he was the fourth imam of the Jamaat-i-Ahmadia.

He was born in 1928 in Qadian in India and did his graduation from the Government College, Lahore. He moved to London in 1982.

During his leadership, Ahmadia TV channel MTI International was launched. He had a number of books to his credit. He was also a dedicated homeopath.

جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر لندن میں انتقال کر گئے

تدفین کے مقام کا فیصلہ نہیں ہو سکا خبر ملتے ہی چناب نگر میں بازار بند ہو گئے

لندن / چناب نگر (مانیٹرنگ ڈیسک + نامہ نگار) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد لندن میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 75 برس تھی وہ کافی عرصے سے علیل تھے۔ مرزا طاہر 18 دسمبر 1928ء کو بھارت کے علاقے قادیان میں پیدا ہوئے اور 1982ء میں جماعت احمدیہ کے سربراہ مقرر ہوئے تھے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے لندن میں انتقال کر جانے کی خبر ملتے ہی چناب نگر کی فضاء سوگوار ہو گئی اور سوگ کے طور پر تمام بازار و دکانیں بند کر دی گئیں۔ جماعتی روایات کے مطابق تدفین سے پہلے نئے خلیفہ کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ تدفین کس مقام پر ہوگی یہ فیصلہ تاحال نہیں ہو سکا ہے۔

SUNDAY APRIL 20, 2003 — Daily DIN Lahore

جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد انتقال کر گئے

لندن میں دل کا دورہ پڑا، عمر 75 سال تھی، 1984ء سے خود ساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے

82ء میں جماعت کے چوتھے سربراہ مقرر ہوئے، انتقال کے 3 گھنٹے بعد ہوا آخری رسومات کا فیصلہ نہ ہو سکا

چناب نگر (نمائندہ خبریں، پی پی آئی) قادیانی جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد گزشتہ روز لندن کے وقت کے مطابق ساڑھے 9 بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے سے 75 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ 1982ء میں قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ منتخب ہوئے۔

Daily KHABRAIN لاہور — Sunday April 20, 2003

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر لندن میں انتقال کر گئے

چند روز پہلے فلو اور بخار کا شدید حملہ ہوا تھا تدفین سے پہلے جماعت کے نئے سربراہ کا انتخاب ہوگا چناب نگر میں خبر پہنچتے ہی کاروبار بند

روزنامہ آواز

چناب نگر (نامہ نگار + پی پی آئی) قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے گزشتہ صبح 9 بج کر 30 منٹ پر لندن میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 74 سال تھی، ان پر چند روز پہلے فلو اور بخار کا شدید حملہ ہوا تھا، جماعتی روایات کے مطابق ان کی تدفین سے پہلے نئے سربراہ کا انتخاب ہوگا۔ ان کی تدفین کہاں ہوگی؟ اس بارے میں ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہوا۔ مرزا طاہر احمد کی وفات کی خبر پہنچتے ہی چناب نگر پہنچی، شہر میں تمام کاروبار بند ہو گیا، مرزا طاہر احمد کئی کتابوں کے مصنف تھے، انہیں ہومیو پیتھک طریق علاج میں بھی شہرت حاصل تھی، وہ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد کے پوتے اور مرزا بشیر الدین محمود کے بیٹے تھے۔ مرزا طاہر احمد 18 دسمبر 1928ء کو قادیان بھارت میں پیدا ہوئے، گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کے بعد سکول آف افریقن اینڈ اورینٹل سٹڈیز لندن یونیورسٹی میں زیر تعلیم رہے، وہ 1984ء سے لندن میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

الیکٹرانک میڈیا میں وفات کی خبریں

ایم ٹی اے کے علاوہ حضور انور کی وفات کی خبر ملکی و غیر ملکی الیکٹرانک میڈیا نے نشر کی۔ پاکستان میں Geo نیوز نے یہ خبر باتصویر بریکنگ نیوز کے طور پر نشر کی اور پھر اردو و انگریزی میں مستقل سلائیڈ بھی چلائی جاتی رہی۔ ARY ٹیلی وژن، PTV خبرنامہ، BBC ریڈیو نے بھی کوریج دی جس سے وفات کی خبر دنیا بھر میں پہنچ گئی۔ الفضل ربوہ کا ایک خصوصی ضمیمہ فوری طور پر شائع کیا گیا نیز اس کو احمدیہ ویب سائٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں پہنچا دیا گیا۔

ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے

میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کے مظہر ہونگے

حضرت مسیح موعود کی طرف سے قدرت ثانیہ کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی کا پر شوکت اعلان

ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20ص 306`307)

بقیہ صفحہ ۲

☆2000ء میں حضور انور کا تاریخی دورہ انڈونیشیا۔

☆2002ء میں آپ کے دور خلافت کا آخری جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حاضری ١٩٤٠٠ سے زائد رہی۔

☆ہجرت کے بعد بیرون ممالک میں 13065 نئی بیوت الذکر کا اضافہ اور 985 نئے مشن ہاؤسز بنے۔

☆اب تک 56 زبانوں میں قرآن مجید کا مکمل اور سو سے زائد زبانوں میں منتخب آیات کے تراجم کی اشاعت۔

☆1984ء کے بعد 84 ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور اب خدا کے فضل سے 175 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔

☆21 فروری 2003ء غریب بچیوں کی شادی کیلئے "مریم شادی فنڈ" کی آخری تحریک فرمائی۔

☆18/اپریل 2003ء کو بیت الفضل لندن میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆18/اپریل 2003ء بیت الفضل لندن میں آخری مجلس عرفان ارشاد فرمائی۔

☆19/اپریل 2003ء لندن وقت کے مطابق صبح 9 بج کر 30 منٹ پر 75 سال کی عمر میں اپنی رہائش گاہ پر آپ کی مطمئن روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 21 اپریل 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	چلڈرنز کلاس
2-05 a.m	مجلس عرفان
3-05 a.m	مشاعرہ
3-55 a.m	لجنہ ملاقات
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام
6-20 a.m	مجلس سوال و جواب
7-20 a.m	کوئز
8-10 a.m	اردو کلاس
9-30 a.m	چائنیز پروگرام
10-00 a.m	فرانسیسی سروس
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	چائنیز پروگرام
1-10 p.m	تقریر
1-50 p.m	مجلس سوال و جواب
2-55 p.m	کوئز
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	سالانہ صنعتی نمائش
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	فرانسیسی سروس
9-05 p.m	فرنچ زبان میں مختلف پروگرام
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

منگل 22 اپریل 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	کارٹون
1-30 a.m	مجلس سوال و جواب
2-40 a.m	کوئز
3-25 a.m	فرانسیسی پروگرام
4-25 a.m	سالانہ صنعتی نمائش
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' انصار سلطان القلم' عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام
6-30 a.m	تقریر
7-30 a.m	طب و صحت کی باتیں
8-15 a.m	ناسا کا تعارفی پروگرام
9-00 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	بنگلہ ملاقات
11-00 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سفر ہم نے کیا
1-30 p.m	لجنہ میگزین
1-50 p.m	درس القرآن
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	طب و صحت کی باتیں
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' انصار سلطان القلم، عالمی خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	لجنہ ملاقات
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 23 اپریل 2003ء

12.05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	چلڈرنز پروگرام
1-55 a.m	تقریر
2-35 a.m	ناسا کا تعارف
3-30 a.m	خطبہ جمعہ 9۔اگست 91ء
5-00 a.m	تلاوت قرآن کریم ،تاریخ احمدیت، عالمی خبریں
6-00 a.m	گلدستہ
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	ہماری کائنات
8-00 a.m	اردو کلاس
9-00 a.m	سیرت النبیؐ
9-50 a.m	خطبہ جمعہ
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
1-30 p.m	ہماری کائنات
2-00 p.m	مجلس سوال و جواب
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	سفر ہم نے کیا
4-30 p.m	سیرت النبیؐ
5-05 p.m	اردو کلاس
6-00 p.m	بنگلہ سروس
7-00 p.m	خطبہ جمعہ
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-15 p.m	جرمن سروس
10-15 p.m	جرمن زبان میں چند پروگرام
11-20 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 24 اپریل 2003ء

12-20 a.m	عربی سروس

(باقی صفحہ 8 پر)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم حامد جلال صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم جلال الدین صاحب شاد ناظم انصاراللہ ضلع سیالکوٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ رداستار صاحبہ بنت عبدالستار صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ سے مورخہ 4۔اپریل 2003ء مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے جامع احمدیہ شہر سیالکوٹ میں بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم حامد جلال صاحب ایڈووکیٹ میاں گلاب الدین صاحب آف سیالکوٹ کے پوتے اور مکرمہ رداستار صاحبہ مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب آف سیالکوٹ کی پوتی ہیں احباب جماعت سے اس رشتے کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل برائے اشتہارات

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات حصول اشتہارات کیلئے ضلع قصور' شاہدرہ' فیروز والا کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و کاروباری احباب سے خصوصی طور پر تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب)

محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب سکنہ نمبر 33/2 محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مکان / قطعہ نمبر 33/2 دارالبرکات ربوہ برقبہ 10 مرلہ 75 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ مکان / قطعہ ہمارے بڑے بیٹے خورشید احمد کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم خورشید احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم قمر احمد صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ طاہرہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ مبارکہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرم شمس احمد شہزاد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

مکرم منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد لکھتے ہیں کہ میری بھتیجی مکرمہ رفعت ندیم صاحبہ بنت مبارک احمد ندیم صاحب AVP یو بی ایل ساکن میر پور خاص کا نکاح مکرم شہزاد احمد ابن مکرم منصور احمد اقبال صاحب ساکن میر پور خاص سے مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 11۔اپریل 2003ء بعد نماز جمعہ بیت الحمد میر پور خاص میں بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم شہزاد احمد صاحب حضرت منشی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (جن کو البدر اور الحکم کی کتابت کی بھی توفیق ملتی رہی) کے پوتے ہیں۔ جبکہ رفعت ندیم صاحبہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد خان صاحب مرحوم آف نبی سر روڈ کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے بہت بابرکت فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم سعید احمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد شفیع صاحب)

مکرم سعید احمد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب سابق کارکن دفتر جائیداد صدر انجمن جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے پراویڈنٹ فنڈ میں جمع شدہ رقم بمع منافع مبلغ 32,153/82 روپے مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ فریدہ تنویر صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ عطیۃ الصبوح صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم خرم شہزاد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 6

حاضری 2839 تھی جن کا تعلق آٹھ جماعتوں سے تھا۔ جلسہ کے بعد کھانا پیش کیا گیا جو بروکرو کی خواتین نے تیار کیا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل بروکرو (C.F.I) کے ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے اور اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2002ء)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	21-اپریل	زوال آفتاب	12-07
سوموار	21-اپریل	غروب آفتاب	6-44
منگل	22-اپریل	طلوع فجر	4-03
منگل	22-اپریل	طلوع آفتاب	5-30

قومی اسمبلی اور سینٹ میں زبردست ہنگامہ

جمعہ کے روز قومی اسمبلی اور سینٹ میں اراکین پارلیمنٹ جو کہ سب گریجوایٹ ہیں انہوں نے ایل ایف او اور صدر (باوردی) کے مسئلہ پر شدید ہنگامہ آرائی کی۔ اپوزیشن اراکین گو مشرف گو اور نو ایل ایف او نو کے نعرے لگاتے رہے۔ اس ہنگامہ آرائی کی وجہ سے سپیکر کارروائی نہ چلا سکے اور پانچ منٹ بعد ہی اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ سینٹ میں ایسی ہنگامہ آرائی پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ سابق چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے اس واقعہ پر شدید افسوس کا اظہار کیا۔

پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نواز کو مذاکرات

کی دعوت حکومت کی طرف سے ایل ایف او کے مسئلہ پر پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین اور مسلم لیگ نواز گروپ کو مذاکرات کی دعوت دی گئی ہے۔

جنگ مسئلہ کا حل نہیں واجپائی نے مذاکرات

کی پیشکش کر دی وزیراعظم بھارت اٹل بہاری واجپائی نے سری نگر میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کسی مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ ہم پاکستان کو مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں اور دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں۔ پاکستان نے پیشکش کا خیر مقدم کیا ہے۔ واجپائی کے دورہ کشمیر کے وقت سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ خطاب کیلئے بلٹ پروف سٹیج تیار کیا گیا۔ 1987ء کے بعد یہ کسی بھی وزیراعظم کا کشمیر میں جلسہ عام سے پہلا خطاب تھا۔

امریکہ عراق سے نکل جائے ہمسایہ ممالک

کا اعلامیہ عراق کے چھ ہمسایہ ممالک کے وزراء خارجہ کا اجلاس ریاض میں ہوا۔ ڈیکلریشن سعودی وزیر خارجہ سعود الفیصل نے پڑھا جس میں کہا گیا ہے کہ اب غیر ملکی فورسز عراق سے نکل جائیں اور اقتدار عوام کو سپرد کر دیا جائے۔ اعلامیہ میں شام کو ملنے والی امریکی دھمکیوں کو بھی مسترد کر دیا گیا ہے۔

وائٹ ہاؤس کے تین مشیر مستعفی

عراق میں آثار قدیمہ کی لوٹ مار کو روکنے میں امریکی حکومت کی ناکامی پر احتجاج کے طور پر وائٹ ہاؤس کے تین ثقافتی مشیروں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ استعفیٰ دینے والوں میں چیئرمین ثقافتی کمیٹی۔ ڈائریکٹر نیویارک فاؤنڈیشن اور ڈائریکٹر آرٹ میوزیم شامل ہیں۔

لاکھوں عراقیوں کا احتجاج

بغداد میں نماز جمعہ کے بعد لاکھوں عراقی سڑکوں پر نکل آئے اور اپنے ملک پر غیر ملکی قبضے کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ اہل سنت کے عالم احمد القبیسی کی قیادت میں بغداد میں یہ سب سے بڑا مظاہرہ ہوا۔ بغداد میں بعث پارٹی کے رہنما عبدالعزیز کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ احمد جلابی نے اپنا ہیڈ کوارٹر بغداد میں قائم کر لیا ہے۔

عراق کی تعمیر نو

امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ عراق کی تعمیر نو کے سلسلے میں اگر کنٹرول اقوام متحدہ کے حوالے کیا گیا تو امریکہ اپنا ویٹو کا حق استعمال کر سکتا ہے عراق میں جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ نئی حکومت کی تشکیل کیلئے سازگار ماحول پیدا کرنا ہمارا ذمہ داری ہے۔ دوسری طرف روسی وزیر خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ویٹو کا حق حاصل ہے کسی بھی ایسی قرارداد کو روک سکتے ہیں جس کا مقصد عراق سے پابندی اٹھانا ہو۔

مہلک ہتھیاروں کی تلاش

سی این این نے پینٹا گون کے حوالے سے بتایا ہے کہ امریکہ مہلک ہتھیاروں کی تلاش کے لئے 1000 ماہرین پر مشتمل ٹیم عراق بھیجے گا۔ سابق انٹیلی جنس حکام کا کہنا ہے کہ واشنگٹن کو مذکورہ ہتھیاروں کی تلاش میں ناکامی پر شرمندہ ہونا چاہئے۔

انتہا پسندوں کو فرانس سے نکال دیا جائیگا

فرانس کے وزیر داخلہ نے خبردار کیا ہے کہ فرانس کے مسلمانوں میں انتہا پسندانہ نظریات کی ترویج کرنے والے غیر ملکی مذہبی رہنماؤں کو ملک سے نکال دیا جائیگا۔

300 فدائی عراق میں داخل

خودکش حملوں کے لئے لبنان کی حزب اللہ تنظیم کے 300 فدائی عراق میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس سے خودکش حملوں کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

لبنان میں 30 رکنی کابینہ

لبنان کے وزیراعظم رفیق الحریری نے نئی حکومت تشکیل دے دی ہے جس میں 30 وزراء شامل ہیں رفیق الحریری نے دو روز قبل اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا تاہم لبنان کے صدر نے پارلیمنٹ کے صلاح مشورے کے بعد انہیں دوبارہ حکومت بنانے کی دعوت دی تھی۔ نئی کابینہ میں 15 مسلمان اور 15 مسیحی شامل ہیں۔

امریکی جارحیت

اقوام متحدہ کے افغانستان کے لئے خصوصی نمائندہ لخدار ابراہیمی نے کہا ہے کہ عراق میں جنگ امریکی جارحیت ہے انہوں نے بھارتی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں جنگ دہشت گردی کے خلاف تھی اور اقوام متحدہ کی منظوری سے ہوئی جبکہ عراق پر دنیا اور اقوام متحدہ کی مخالفت کے باوجود حملہ ہوا۔ اب امریکہ نے افغانستان کی تعمیر نو کو بھلا دیا ہے۔ امریکی فوجیوں نے سرعام کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہمیں افغانستان کی تعمیر نو سے کوئی دلچسپی نہیں ہم تو دہشت گردوں کو ختم کرنے آئے ہیں۔

بقیہ صفحہ 7

1-20 a.m خطبہ جمعہ
2-35 a.m گلدستہ
3-00 a.m ہماری کائنات
3-30 a.m مجلس سوال و جواب
4-30 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-55 a.m مجلس سوال و جواب
7-00 a.m المائدہ
7-55 a.m چلڈرنز پروگرام
8-25 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
9-25 a.m ایم ٹی اے کینیڈا کے پروگرام
9-55 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
11-55 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سندھی سروس
1-35 p.m مجلس سوال و جواب
2-40 p.m تقریر
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-55 p.m جرمن ملاقات
6-55 p.m بنگلہ سروس
7-55 p.m ترجمۃ القرآن
8-00 p.m فرانسیسی سروس
9-00 p.m فرانسیسی زبان میں چند پروگرام
10-00 p.m جرمن سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

پنکھے - واشنگ مشین، کولر، ڈرائیر
اور ہر قسم کا سامان الیکٹرک دستیاب ہے۔
وائرنگ ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
آصف الیکٹرک سٹور
نزد شریف ڈینٹل کلینک - اقصیٰ روڈ - ربوہ
طالب دعا: بشیر احمد شاد

نیز نو فراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپئرنگ
اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار - دارالرحمت وسطی ربوہ فون 211152

مشورہ مفت
دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ - فون نمبر 213218

پتھری و پیشاب سے متعلق کیوریٹو ادویات

KIDNEY INFECTION COURSE	370/-	گردوں میں سوزش پیشاب میں خون، پیپ، البیومن آنا
KIDNEY STONE COURSE	370/-	گردہ مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے
PROSTATE COURSE	230/-	پراسٹیٹ گلینڈ کے بڑھ جانے کیلئے
URINATION COURSE	80/-	پیشاب کا بار بار اور مقدار میں زیادہ آنا۔

دیگر کیوریٹو ادویات کا لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156 سیلز: 214576

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29